جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری کی تصانیف کے مناہج واسالیب: تجزیاتی مطالعہ

Methods and styles of works of Justice Pir Muhammad Karam Shah *Al-Azhari: Analytical Study*

Wahid Tahir Baksh
MPhil Research Scholar, Department of Islamic Studies, Alhamd Islamic University, Islamabad

ABSTRACT:
Allah Almighty has created man for some purpose; every human being does different things in the world, so in this sense, Pir Muhammad Karam Shah Sahib is also an all-round personality. His entire life was a manifestation of following the Holy Prophet. The Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) had immense faith in the Sunnah. His every move was a practical example of Muhammad's biography. The sunnah of the Prophet was seen shining from his face and character. While travelling, in health and illness, hidden and visible, there was always a tune that no action was far from the Sunnah of the Prophet, until during the writing, when the name of the Holy Prophet came up, his style became very devotional, like someone standing in front of his master. be You held the position of immortality in love. And hearing the name of his master, he would be filled with joy, the effect of which would be felt in his writing. He exhorted people to stay away from religious sectarianism, division of people on the basis of province and language, anarchy, and disunity and to spread ideal unity through writing and speaking, teaching and teaching, authorship and compilation, preaching, and reformation. And use motivational skills. And presented a five-point formula for the integrity and maturity of the alliance, as well as suggestions for the maturity of the alliance on the occasion of the 1974 International Conference. You agreed that the security of Muslims lies only in staying together. And in this article, Pir Sahib's complete life, sheikhs and teachers, students, caliphs, and all educational and literary issues have been discussed.

Keywords:
Methods and styles, Pir Muhammad Karam Shah, Tafsir, Seerah,

تعارف

اللہ تعالی نے انسان کی تخلیق کسی نہ کسی مقصد پر کی ہے ہر انسان دنیا میں مختلف امور سر انجام دیتا ہے تو اسی لحاظ سے پیر محمد کرم شاہ صاحب بھی ایک ہمہ جہت شخصیت ہیں۔ پیر محمد کرم شاہ کی تمام زندگی حضورؐ کی پیروی کا مظہر تھی۔ نبی کریم ﷺ کی سنتوں سے بے پناہ عقیدت تھی۔ آپ کا ہر طور طریقہ سیرت محمدیؐ کا عملی نمونہ تھا۔ آپ کی صورت وسیرت سے نبی ﷺ کی سنتوں چمک دمک نظر آتی تھی۔ سفر، صحت و بیماری، پوشیدہ و ظاہر تمام اوقات ایک دھن رہتی کہ کوئی عمل سنت نبیؐ سے دور نہ ہو یہاں تک کہ دوران تحریر جہاں آپ ؐ کا نام نای آتا تو آپ کا انداز نہایت ہی عقیدت مندانہ ہو جاتا جیسے کوئی اپنے آقا کے حضور کھڑا ہو۔ آپ عشق میں فنانیت کے مقام پر فائز تھے۔ اور اپنے آقا کا اسم گرامی سن کر آپ وجد کا سماں بند جاتا جس کا اثر آپ کی تحریر پر بھی محسوس ہوتا۔ آپ نے مذہبی فرقہ بازی، صوبائی اور زبان کی بنیاد پر لوگوں کی تقسیم، انتشار اور تفرقہ بازی سے دور رہنے کا تلقین کی اور مثالی اتحاد کو عام کرنے کرنے کے لیے تحریری و تقریری،

درسی و تدریسی، تصنیفی و تالیفی، تبلیغی، اصلاحی اور تنظیمی و تحریکی صلاحیتوں کو بروئے کار لائے۔ اور اتحاد کی سالمیت اور پختگی کے لیے پانچ نکاتی فارمولاً پیش کیا اور 1974ء بین الاقوامی کانفرنس کے موقع پر اتحاد کی پختگی کے لیے تجاویز بھی پیش فرمائیں۔ آپ اس بات پر متفق تھے کہ مسلمانوں کی سلامتی صرف اور صرف اکٹھے رہنے میں مضمر ہے۔

اور اس مقالے میں پیر صاحب کی مکمل زندگی، شیوخ و اساتذہ، تلامذہ، خلفاء، اور تعلیمی و تصنیفی تمام امور پہ سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

پیدائش:

پیر محمد کرم شاہ کا سلسلۂ نسب 22 واسطوں سے حضرت بہاء الحق والدین ابو محمد زکریا ملتانی سے شروع ہوتا ہے۔ 21 رمضان المبارک 1336ھ بمطابق یکم جولائی 1918ئ بروز دوشنبہ بوقتِ نماز تراویح سرگودھا کی تحصیل بھیرہ شریف جائے پیدائش ہے۔ تاریخ پیدائش کی تصحیح خود ضیاء الامت نے فرمائی آپ نسلاً ہاشمی قریشی اور مسلکاً حنفی ہیں۔

آپ کے جد امجد کا نام پیر امیر شاہ المعروف امیر السالکین نے مشہور بزرگ حضور پیر کرم شاہ المعروف ٹوپی والا کے اسمِ گرامی پر آپ کا نام محمد کرم شاہ تجویز فرمایا آپ کی کنیت ابوالحسنات ہے، جو آپ کے بڑے صاحبزادے جناب پیر محمد امین الحسنات کے نام سے منسوب ہے۔

تعلیم:

آپ کے تعلیمی حالات کے مطالعہ سے علم ہوتا ہے کہ آپ کی تعلیم کا آغاز قرآنِ کریم کی تعلیم سے ہوا۔ 1925ء میں محمدیہ غوثیہ پرائمری سکول کے قیام پر سکول کی تعلیم کا آغاز فرمایا۔ 1936ء میں گورنمنٹ ہائی سکول بھیرہ سے میٹرک پاس کیا اس دوران علومِ عربیہ و دینیہ کی تعلیم بھی متواتر جاری رہی۔ جس میں فارسی، عربی گرائمر، منطق و فلسفہ، ادب، فقہ و اصولِ فقہ، معقولات، تفسیر اور بنیادی کتب اس فیض یاب ہوئے۔ 1941ء میں اورینٹل کالج لاہور سے فاضل عربی کا امتحان اعلیٰ نمبروں میں مکمل کر کے دورہ حدیث شریف کے لیے حضرت مولانا سیّد نعیم الدین مراد آبادی کے پاس جلوہ افروز ہوئے۔ 1943ء میں دورہ حدیث شریف کی تکمیل کے باسعادت موقع پر حضرت سیّد نعیم الدین مراد آبادی نے سند دیتے ہوئے کہا۔

"میں مطمئن ہوں کہ میرے پاس دینی علوم کی جو امانت تھی وہ میں نے موزوں فرد تک پہنچادی۔"[۸]

یہ جملے آپ پر حضرت شیخ مراد آبادی کے اعتماد اور آپ کی علمی قابلیت کی بالادستی کے مظہر ہیں۔ بعد ازاں 1945ء میں پنجاب یونیورسٹی سے گریجویشن کی۔ پاکستان کی آزادی کے بعد 1951ء میں عالمِ اسلام اور مصر کی مشہور تعلیمی درسگاہ جامعہ الازہر تشریف لے گئے، جہاں فقہ اور اصولِ فقہ کی تعلیم میں تخصص کے علاوہ قاہرہ یونیورسٹی سے پوسٹ گریجویشن کی ڈگری حاصل کی۔ مصر میں آپ عرصہ تین سال کے لیے قیام پذیر ہوئے مگر چھ سالہ کورس کو مکمل فرمالیا۔

اساتذہ:

انسان کی تعلیم و تربیت میں والدین اور اساتذہ کی محنت و کاوش نمایاں ہوتی ہے۔ پیر محمد کرم شاہ کو ایسے اساتذہ سے فیض حاصل کرنے کا موقع ملا کہ جن کے دست شفقت نے آپ کی صلاحیتوں کو ایک نئی جلا بخشی۔ دورانِ تعلیم پیر محمد کرم شاہ نے جن اساتذہ کرام سے مستفیض ہوئے اُن کے نام درج ذیل ہیں۔

☆ قرآنِ کریم کی تعلیم حافظ دوست محمد صاحب، حافظ مغل صاحب، حافظ بیگ صاحب اور حافظ کرم علی صاحب سے حاصل کی۔

☆ پرائمری سکول میں ہیڈ ماسٹر برخوردار اور صوفی خدا بخش صاحب سے مستفیض ہوئے۔

☆ ہائی سکول میں محترم چوہدری ظفر احمد صاحب، محترم چوہدری جہانداد صاحب، محترم فرمان شاہ صاحب، محترم قاضی محمد صدیق صاحب اور محترم شیخ خورشید احمد صاحب سے علم حاصل کیا ان اساتذہ کی تربیت نے آپ کی طبیعت پر گہرا اثر ڈالا۔

☆ علوم عربیہ میں مولانا قاسم بالا کوٹی سے فارسی، عربی گرائمر مولونا عبد الحمید بریلوی صاحب منطق، بلاغت اور فلسفہ، مولانا غلام محمود صاحب سے ادب و فقہ اور معقولات، مولانا قاضی ثنائ اللہ موہڑہ کدلتھی سے صرف و نحو کی دہرائی۔ مولانا حمید الدین مانسہرو صاحب سے توضیح و تلویح اور دورِ حدیث کی کتب حضرت محمد نعیم چالدین مرادآبادی اور مولانا اطہر نعیمی صاحب سے فیض یاب ہوئے۔

☆ اورینٹل کالج میں الشیخ محمد عربی سے عربی ادب، محترم رسول خان سے ترمذی شریف اور مسلم شریف اور مولانا نور الحق صاحب اور مولانا عبد القدوس صاحب سے بیضاوی شریف اور الکامل للمبرد پڑھی۔

مصر میں قیام کے دوران جامعہ الازہر میں جن اساتذہ سے آپ متفیض ہوئے۔ جنہوں نے آپ کو ذاتی حُسن کارکردگی پر تعریفی سرٹیفیکیٹ دیئے۔ اُن کے نام و نامی یہ ہیں۔ الشیخ انیس عبادہ، الشیخ محمد مصطفیٰ شبلی سے اصولِ فقہ، الشیخ محمد البناء سے تفسیر، الشیخ شمس الدین سے فقہ، الشیخ الاستاد احمد ذکی الادب العربی، فلسفہ التربیۃ والا اجتاع اور الشیخ الاسلامیہ امام محمد بخش ابوزہرہ سے اکتساب فیض کیا یہ وہ حضرات ہیں جن سے پیر محمد کرم شاہ صاحب سے ایام تعلیم فیض حاصل کیا۔ اور آپ کی تربیت میں بھی انہوں نے بہت اہم کردار ادا کیا۔ آپ کا اپنے اساتذہ اور اساتذہ کا آپ سے بہت گہرا تعلق تھا۔ مصر کے اساتذہ نے تعلیم کے مکمل ہونے پر آپ کی علمی استعداد پر مکمل اعتماد ظاہر کیا۔ اور آپ کی تعلیمی کاوشوں کو سراہا۔

تلامذہ:

پیر محمد کرم شاہ پاکستان اور عالمِ اسلام میں نئی سوچ پیدا کرنے کے خواہاں تھے۔ آپ نے طلباء کو غور و فکر اور دلائل پر اُبھارا۔ توازن کی ملحوظ خاطر رکھنے اور علم کے حصول مقصد کی رسائی کے لئے ان کی رہبری کی۔ ان کے زیر سایہ سینکڑوں تشنگان علم و معرفت فیض یاب ہوئے۔ مگر آپ کے چند تلامذہ نے بے سروپا باتوں اور بدعات کے اختتام اور طلباء اور عوام کی اصلاح اور ان کو غور و فکر کی جانب متوجہ کرنے میں پیش پیش رہے۔ نیچے آپ کے ان تلامذہ کا ذکر کیا جارہا ہے۔

☆ شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد نوری ابدالوی: 1967ء میں دار العلوم بھیرہ سے شہادۃ العالمیہ کی اختتام کے بعد دار العلوم بھیرہ میں ہی تفسیر کے لیے اپنے آپ کو وقف کیا۔ اب دار العلوم بھیرہ کے وائس پرنسپل کی ذمہ داری سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ نے مختلف موضوعات (تفسیر، نحو اور صرف) کی کتب بھی لکھی ہوئی ہیں۔

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا قاضی محمد ایوب: 1967ء میں دار لعلوم بھیرہ سے شہادۃ العالمیۃ کی تکمیل کے بعد دار العلوم بھیرہ میں ہی فقہ کے شعبہ سے وابستہ ہوگئے۔ آپ کو ادارہ کے پہلے شیخ الحدیث ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے فلسفہ اور منطق پر کتب تالیف کیں۔ شیخ الحدیث نے 2005ء میں وفات پائی۔

☆ شیخ مولانا عطاء محمد: آپ کی پیدائش 1940ء میں ہوئی۔ دارالعلوم بھیرہ میں تعلیم کے لیے 1957ء میں تشریف لائے۔ 1967ء تعلیم کی تکمیل کے بعد دارالعلوم بھیرہ میں ادب عربی کے شعبہ میں درس و تدریس کی خدمات سر انجام دینے لگے۔

☆ علامہ عبدالرسول ارشد: 1948ء میں کلر کہار میں پیدا ہوئے۔ 1973ء میں دارالعلوم سے شہادۃ العالمیۃ کی تکمیل فرمائی بعد ازاں بیرونِ ملک تعلیم کے لیے تشریف لے گئے اور وطن واپسی کے بعد پیر محمد کرم شاہ (اُستادِ محترم) کے حکم پر "ضیاء النبی" کے آخری حصہ مستشرقین کے بارے میں املا کیا۔

☆ علامہ سیّد لخت حسین شاہ: 1961ء میں پیدا ہوئے۔ مختلف مقامات سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد علوم و فنون میں مزید مہارت حاصل کرنے کے لیے 1977ء میں دارالعلوم بھیرہ تشریف لائے۔ 1985ء میں تعلیم سے فراغت کے بعد پاکستان اور عالمِ اسلام کے مسلمانوں کی رہنمائی کے لیے اپنی زندگی کو وقف کر دیا۔

☆ مولانا محمد بوستان صاحب: 1958ء میں ضلع چکوال کے ایک دیندار گھر میں پیدا ہوئے۔ 1971ء میں دارالعلوم میں تعلیم کے لیے تشریف لائے۔ 1981ء میں تعلیم کی تکمیل کے بعد دارالعلوم میں تدریس کے فرائض دینے شروع کیے۔

☆ پروفیسر حافظ احمد بخش: 1951ء میں ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ اور 1965ء میں اور 1979ء میں علم اقتصاد کی تعلیم کے بعد دارالعلوم میں اقتصاد اور لغت کی تدریس کے فرائض پر سر انجام دے رہے ہیں۔ آپ نے پیر محمد کرم شاہ کی حیات پر "جمالِ کرم" کے نام سے کتاب لکھی۔ اور ماہنامہ "ضیاے حرم" کے مدیر بھی رہے ہیں۔

بیعت و خلافت:

پیر محمد کرم شاہ کے والد محترم محمد شاہ نے بچپن میں آپ کو حضرت ضیاء الدین سیالویؒ سے بیعت کروایا۔ نیز آپ کی تربیت پر بھی خاص توجہ دی گئی۔

حضرت ضیاء الدین سیالوی کی وفات کے بعد انکے خلیفہ شیخ الاسلام قمر الدین سیالوی سے تجدید بیعت کی۔ حضرت شیخ الاسلام پیر سیال شریف نے باطنی فیوض و برکات سے مالا مال فرما کر خرقہ خلافت سے نوازا اور مخلوق خدا کی رہنمائی کا عظیم فریضہ آپ کے سپرد کیا۔ پیر محمد کرم شاہ نے راہ حق کے مبلغین کی رہنمائی کی اور ان کو زندگی کے اصل سے روشناس کروایا۔

خلفاء:

پیر محمد کرم شاہ نے اسلامی تعلیمات کی اشاعت کے ہمراہ مسلمانوں کو روحانی علوم سے بھی مستفید کیا۔ اور لوگوں کو اپنے علم سے سرفراز کیا۔ آپ کے بہترین خلق، عاجزی و انکساری اور تواضع کی بدولت لوگ آپ سے بے پناہ عقیدت رکھنے لگے۔ آپ نے سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے پھلنے و پھولنے میں اہم کردار ادا کیا۔ مدرسہ میں آنے والے لوگ آپ سے بلا امتیاز مستفیض ہوتے۔ آپ سے فیض حاصل کرنے والی شخصیات ایسی بھی ہیں جن کو آپ نے دیگر لوگوں کی تعلیم و تربیت کرنے کے لیے خرقہ خلافت سے بھی نوازا۔ ذیل میں ان حضرات کا تفصیلاً تذکرہ پیش کیا جاتا ہے۔

☆ پیر محمد امین الحسنات صاحب: آپ پیر محمد کرم شاہ کے فرزند ارجمند اور جانشین ہیں۔ آپ کو 26 دسمبر 1997ء بعد از عشاء خرقہ خلافت سے نوازا گیا۔ آپ مدرسہ ہذا کے استاد بھی رہے۔ اور اشاعت دین کے لیے آپ نے ملک اور ملک سے باہر دارالعلوم کے زیر سایہ مزید شاخوں کا اجراء فرمایا۔ پیر محمد اکرم شاہ نے انھیں تمام امانتوں کا امین بنایا۔

☆ پیر سیّد نذیر حسین شاہ: 1961ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ دارالعلوم سے فارغ التحصیل ہوئے۔ پیر محمد کرم شاہ نے آپ کو خرقہ خلافت سے نوازا۔ یہ آپ کی کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ آج دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ کینٹ ایک مستند ادارہ بن چکا ہے۔

☆ پیر زادہ محمد صدیق شاہ صاحب: 1951ء میں گجرات کے قصبہ بوکن میں پیدا ہوئے۔ آپ نے دارالعلوم ضیاء القرآن کا افتتاح 1980ء میں فرمایا۔ پیر محمد کرم شاہ صاحب نے انھیں 31 نومبر 1988ء کو خرقہ خلافت سے نوازا۔

☆ پیر زادہ محمد حسین صاحب: 1948ء کو بمقام ضلع جھنگ پیدا ہوئے۔ 1980ء میں دارالعلوم سے فارغ ہونے کے پر پیر محمد کرم شاہ صاحب نے خرقہ خلافت سے نوازا۔ آپ اپنے شیخ کے فرمان کے مطابق دیگر جگہوں پر اشاعت دین سے وابستہ رہے۔ بالآخر ملٹن (برطانیہ) میں جامعہ الکرم کے نام سے مسجد اور مدرسہ بنایا اور مسلم رفاہی ادارہ کی مدد سے مسلمانوں کی فلاح اور رہنمائی سے وابستہ ہیں۔ اور اس کے علاوہ مختلف انگریزی کتابیں بھی لکھی ہیں۔ عربی زبان میں تفسیر امداد الکرم اور امداد الفقہ آپ کی نمایاں تصانیف ہیں۔

☆ پیر مختار احمد ضیاء صاحب: 1951ء کو منڈی بہاؤالدین میں پیدا ہوئے۔ پیر محمد امین الحسنات کے ساتھی ہیں۔ دالعلوم سے فرصت حاصل ہونے کے بعد اشاعت دین میں مصروفِ عمل رہے۔ بالآخر آپ کے حوالے دارالعلوم چک شہزاد اسلام آباد کر دیا گیا یہاں آپ نے لوگوں اور طلباء کی علمی و فکری تعلیم و تربیت شروع کی۔ فکری و تعلیمی مجالس میں مصروف ہونے کے باوجود مختلف آرا پر آپ کے خطبات جاری رہے۔ 2006ء میں آپ کا انتقال ہو گیا۔

☆ پیر محمد ظفر علی شاہ صاحب: سیّد خاندان سے تعلق ہے۔ 1956ء کو ضلع گجرات میں پیدائش ہوئی۔ دارالعلوم سے فرصت حاصل ہونے کے بعد آپ تدریس میں مصروف عمل ہو گئے۔ 1995ء میں پیر محمد کرم شاہ صاحب نے خرقہ خلافت سے بھی نوازا۔

خوبیاں:

پیر محمد کرم شاہ صاحب کو رب العزت نے گراں قدر علم اور اس کے ہمراہ شائستہ اخلاق سے سرفراز فرمایا تھا۔ آپ سادگی پسند انسان تھے۔ عجز و انکساری، زہد و تقویٰ، صبر و شکر، عشق رسول ﷺ کے علاوہ تمام خوبیوں سے مزین شخصیت کے مالک تھے۔

1۔ عشق رسول ﷺ

پیر محمد کرم شاہ کی تمام زندگی حضورؐ کی پیروی کا مظہر تھی۔ نبی کریم ﷺ کی سنتوں سے بے پناہ عقیدت تھی۔ آپ کا ہر طور طریقہ سیرت محمدیؐ کا عملی نمونہ تھا۔ آپ کی صورت و سیرت سے نبی ﷺ کی سنتوں چمک دمک نظر آتی تھی۔ سفر، صحت و بیماری، پوشیدہ و ظاہر تمام اوقات ایک دھن رہتی کہ کوئی عمل سنت نبیؐ سے دور نہ ہو یہاں تک کہ دوران تحریر جہاں آپؐ کا نام نامی آتا تو آپ کا انداز نہایت ہی عقیدت مندانہ ہو جاتا جیسے کوئی اپنے آقا کے حضور کھڑا ہو۔ آپ عشق میں فنائیت کے مقام پر فائز تھے۔ اور اپنے آقا کا اسم

گرامی سن کر آپ وجد کا سماں بند جاتا جس کا اثر آپ کی تحریر پر بھی محسوس ہوتا۔ اس احساس کا ذکر کرتے ہوئے سیّدہ عامرہ بتول تحریر کرتی ہیں۔

"حسن محمدی کی ضیاء پاشیوں کو ضیاء النبی کی صورت میں سینہ قرطاس پر محفوظ کر دیا اور عشق محمدی ﷺ کی چمک کو قلم کی نوک میں پرو کر صفحات پر اس نور کو بکھیر دیا۔"(۹)

قصہ تمام آپ کی تحریر میں جہاں بھی سرور دوعالم ﷺ کا نام آتا ہے وہاں کلام حسن و جمال مصطفیٰ ﷺ کی کیفیات سے معطر ہو جاتا ہے۔

2۔ عجز وانکساری

پیر محمد کرم شاہ کی شخصیت عجز و انکسار کی اعلیٰ مثال تھی۔ بڑے عالم ہونے کے باوجود ان میں بڑائی کی بجائے مٹے ہوئے انسان تھے۔ عجز وانکساری اور لطیف طبیعت کی بدولت ہر ایک کو اپنا گرویدہ کر لیتے۔ آپ اپنے مہمانوں کے تمام امور خود انجام دیتے اور زیارت کے لیے انے والوں مسافروں کے جملہ امور خود سرانجام دیتے۔ گویا ضیاء الامت علم و عمل کا پیکر جمیل تھے۔ تواضع وانکساری نے ان کی عالمانہ شان کو روشن کرر کھا تھا۔ کسی کو دکھ دینا تو ان سے ممکن ہی نہ تھا جو شخص بھی ان سے پہلی ملاقات کرتا ان کا ہی گرویدہ ہو جاتا۔

3۔ شفقت اور مہربانی

انسان اپنی لطیف طبیعت اور سادگی سے دوسروں کے دل موہ لینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ پیر محمد کرم شاہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے تمام اوصاف حمیدہ سے نوازا تھا آپ کی تمام زندگی کا رہن سہن سیرت طیبہ کا عملی نمونہ تھا۔ آپ لوگوں سے ہمیشہ پیار و محبت کا روایہ رکھتے جس کی وجہ سے ہر کوئی آپ سے ملاقات کا خواہشمند رہتا اور آپ ان کی حاجت روائی میں کوئی کسر نہ چھوڑتے۔ ان کی حاجتوں کو سنتے اور حل کرتے اور دعائیں دیتے کسی کو ناامیدی کا احساس تک باقی نہ رہتا۔ اسی طرح دارالعلوم کے ہر طالب علم کے ساتھ بڑے اچھے انداز میں پیش آتے کامیابی پر مبارک باد اور اصل مقصد کی جانب توجہ دلاتے اور غلطی پر اصلاح بھی فرماتے۔

تصانیف:

تعلیمی و دیگر مشاغل کے باوجود پیر محمد کرم شاہ نے تصنیف و تالیف کا دامن بھی نہ چھوڑا اور اہم کتب کی تصنیف فرمائی۔

1۔ ضیاء القرآن:

قرآن کریم کی تفسیر ہے جس کی ضخامت پانچ جلدوں پر محیط ہے۔ جس کا شمار اردو کی بلند پایہ کتب تفسیر میں ہوتا ہے۔ تفسیر ضیاء القرآن مستند ماخذ کو پیش نظر رکھ کی تحریر کی گئی ہے۔ مولف نے قرآنِ کریم کے اصلی مقصد اصلاح واحوال پر ابھارا اور اختلافی

مسائل کو اس طرح سے بیان کیا ہے کہ امت میں اتحاد و اتفاق کی فضا خراب نہ ہو۔ اتحاد و اتفاق کی تلقین بھی کی ہے ۔ قرآن کریم کا اردو ترجمہ اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ تحت اللفظ اور بامحاورہ ترجمہ سے بھی روشناس کروایا گیا ہے۔

2۔ ضیاء النبی

سیرت رسولِ اکرم ﷺ پر اردو میں تحریر شدہ کتابیں سیرت میں نہایت اہمیت کی حامل ہے ۔ یہ کتاب سات جلدوں پر مشتمل ہے اس میں آپؐ کی حیات طیبہ سے متعلق واقعات، غزوات، شمائل و فضائل اور مستشرقین کی جانب سے اٹھنے والے سوالات کا جواب بھی دیا گیا ہے۔

3۔ سنت خیر الانام:

سنت کی اہمیت اور ضرورت کے لیے اور فتنہ افکار سنت کے رد میں لکھی گئی ہے جس میں جدید دلائل کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ کتاب کو مستند ماخذ سے تحریر فرمایا گیا ہے۔

4۔ قصیدہ اطیب النغم:

حضرت شاہ ولی اللہ کے شعری مجموعہ سے ترتیب شدہ کتاب کا ترجمہ و اشعار کی خوبصورت انداز میں تشریح کی گئی ہے۔

5۔ ترجمہ دلائل الخیرات:

ابو عبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی کی تالیف دلائل الخیرات کا عربی سے اردو میں ترجمہ کیا۔ دلائل الخیرات تمام عرب و عجم میں مشہور ہے۔ مختلف سلاسل میں اس کتاب کا ورد بطور وظیفہ کیا جاتا ہے۔

6۔ وفات:

آپ مختلف ظاہری امراض میں مبتلا تھے۔ جیسے ذیابطس، دماغ کی رگ پر فالج کا حملہ ہوا۔ سانس کی تنگی کا مرض بھی آپ کا لاحق تھا زندگی کے اخر میں کمزوری کی وجہ سے جنوری 1998ء میں امراض کی شدت میں بے پناہ تیزی آگئی 11 جنوری 7 مارچ 1998ء تک اسلام آباد میں رہائش پذیر رہے۔ جہاں آپ کا علاج بھی جاری رہا۔ اس دوران کبھی طبیعت بحال ہو جاتی اور کبھی مرض کی شدت قابو کر لیتی۔ بالآخر 9 ذی الحجہ 1418ھ بمطابق 7 مارچ 1998ء بوقت 9:27 پر آپ کی رُوح اس دار فانی سے قصر حقیقی اور خالق کے حریم میں چلی گئی۔

معاصرین کی آراء:

پیر کرم شاہ کی عملی، دینی، سماجی، تہذیبی اور اخلاقی اقدار میں کی جانے والی کوششوں کو آپ کے ہم عصر شخصیات نے بے پناہ خراج تحسین پیش کیا۔

حضرت شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی نے کہا:

"پیر کرم شاہ میری انکھوں کا نور، بلکہ پیر سیال کے روضے کا مینار ہے۔"(۱۰)

الاستاد الشیخ ابوزہرہ مصری آپکو حُسنِ کار کردگی کا سرٹیفیکیٹ نوازتے ہوئے کہتے ہیں:

"میں نے تجھے بلند نگاہی، رفعتِ کردار، اعلیٰ مقاصد کی طرف میلان اور بے مقصد امور سے دُوری کا احساس کرنے والا پایا"(۱۱)

علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا:

"حضرت عالم با عمل اور عظیم مفسر تھے۔ آپ کی تصانیف کو رہتی دُنیا تک یاد رکھا جائے گا۔"(۱۲)

پیر خواجہ حمید الدین سیالوی لکھتے ہیں:

"آپ اُن لوگوں میں سے ہیں جھنوں نے اپنی زندگی رضائے خدا اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ میں گزاری۔"(۱۳)

سینیٹر علامہ مولانا حافظ عبدالستار خان نیازی سعیدی تحریر کرتے ہیں:

"آپ کی ہمہ جہت اور ہمہ گیر شخصیت صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کے لیے روشن چراغ تھی۔"(۱۴)

جناب ڈاکٹر ابراہیم محمد ابراہیم صاحب (مصری) لکھتے ہیں:

"لقد کان الشیخ رحمہ اللہ مثالا فی علمہ و عملہ، حریصا علی سجۃ والود، داعیا الی اتحاد المسلمین ولعبد عن الخلاف الی لاطائل من ورائھا"(۱۵)

(بے شک وہ علم و عمل میں ایک نمونہ تھے۔ محبت و مودّت کے چاہنے والے تھے۔ اتحاد بین المسلمین کے داعی تھے اور بے فائدہ اختلاف سے دُور رہنے والے تھے۔)

غرضیکہ تمام مکتبہ فکر کے اکابرین، مشائخ عظام، سماجی، صحافتی اور سیاسی لوگوں اور دیگر ممالک کے علماء نے پیر محمد کرم شاہ کی کاوشوں کا نہایت ہی عمدہ انداز سے سراہتے ہوئے انہیں بے مثال فرمایا۔ اتحاد امت کا نقارہ قرار دیتے ہوئے آپ کو عارف باللہ، مفسر عظیم، شیخ طریقت، عالم با عمل، بلند پایہ محقق، لوگوں کا خیر خواہ جیسے الفاظ سے یاد فرمایا۔ آپ کی شخصیت تواضع، عجز و انکسار کی مثال تھی۔

پیر محمد کرم شاہ کا شمار بیسویں صدی کے نصف آخر کی ان عظیم ہستیوں میں ہوتا ہے جو کہ اصلاحی و فکری تحریکوں کی بدولت لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ آپ نے اپنی خداداد صلاحیتوں کو انسانی فلاح و بہبود، اتحاد یگانیت، دینی علوم کی تدریس و اشاعت، اور دین اسلام کی اشاعت میں مصروف عمل رہے۔

پیر محمد کرم شاہ نے علمی جدید نصاب کی تشکیل، سیاسی (تحریک نظام مصطفیٰ)، صحافتی (ضیاے حرم)، تبلیغی، تصنیفی اور تقرری (وعظ و مقالات) جیسے امور زندگی کو اپنی زندگی کا مقصد بنایا۔ مسلمانوں کو اسلامی نظام کی اہمیت و اخلاق پر عمل پیرا ہونے کا سبق دیا۔ علاوہ ازیں آپ کی تعلیمات کا مقصد فروغ اتفاق و یگانگت تھا۔

پیر محمد کرم شاہ اتحاد بین المسلمین کے زبردست داعی اور عملی محرک تھے۔ آپ نے اپنی تمام زندگی مسلمانوں میں اتحاد کو پیدا کرنے میں صرف کردی۔ آپ نے اپنی تمام تر کوششوں کا محور صرف اور صرف اتحاد مسلمین کو رکھا۔ لوگوں کے آپس میں جھگڑنے اور فساد برپا کرنے پر آپ طور رقم طراز ہیں:

"یہ ایک بری دل خراش اور روح فرسا حقیقت ہے کہ مرورِ زمانہ سے اس امت میں افتراق اور انتشار کا دروازہ کھل گیا جیسے واعتصموبحل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا کا حکم دیا گیا تھا یہ امت بھی بعض خود غرض اور بدخواہ لوگوں کی ریشہ دوانیوں سے متنازع گروہوں میں بٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی اور جذبات میں آئے دن کشیدگی اور تلخی بڑھتی جارہی ہے۔"(١٦)

آپ نے مذہبی فرقہ بازی، صوبائی اور زبان کی بنیاد پر لوگوں کی تقسیم، انتشار اور تفرقہ بازی سے دور رہنے کا تلقین کی اور مثالی اتحاد کو عام کرنے کرنے کے لیے تحریری و تقریری، درسی و تدریسی، تصنیفی و تالیفی، تبلیغی، اصلاحی اور تعظیمی و تحریکی صلاحیتوں کو بروئے کار لائے۔ اور اتحاد کی سالمیت اور پختگی کے لیے پانچ نکاتی فارمولاً پیش کیا اور 1974ء بین الاقوامی کانفرنس کے موقع پر اتحاد کی پختگی کے لیے تجاویز بھی پیش فرمائیں۔ آپ اس بات پر متفق تھے کہ مسلمانوں کی سلامتی صرف اور صرف اکھٹے رہنے میں مضمر ہے۔ آپ اس بات پر ہر جگہ پر ضرور دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ساری عمر اپنے سے وابستہ لوگوں کو اسی عمل کی ترغیب دیتے ہوئے نظر آئے۔ انھی باتوں کی جانب توجہ مبذول کرتے ہوئے فرمایا۔

"اے سنت مصطفیٰ ﷺ کے پاسبانو! تمہارے وجود سے گلشنِ اسلام میں بہاریں ہیں۔ گلستانِ وجود میں تمہاری ہستی ہی شمع محفل ہے، خدارا اپنا فرض پہنچانیے اور اپنی انانیت پر اپنی ملت کی عزت قربان نہ کیجیے۔ ان سنگین حالات میں اپنی بھرپور اور اجتماعی کوششوں سے ملک کے اندرونی وبیرونی دشمنوں کو خاک میں ملائیے۔"(١٧)

آپ کی اس اجتماعی فکر، وسیع نظری، بلند ہمت، لوگوں کی صفوں میں اتحاد و یگانگت کی دعائی ہونے کی وجہ سے تمام علماء آپ کو بہت زیادہ اہمیت دیتے تھے۔ تمام دیگر مکاتب فکر کے علماء آپ کے اس جذبہ کی قدر کرتے نظر آتے ہیں اور اسی بناء پر آپ کو امین امت کے لقب سے بھی نوازا گیا ہے۔

عدالتی فیصلے:

پیر محمد کرم شاہ مفکر، محدث اور مدرس ہونے کے علاوہ فقہ پر بھی بہت دسترس رکھتے تھے۔ آپ نے مسلمانوں کی دیگر شعبہ جات کی طرح عدالتی شعبہ میں بھی رہنمائی فرمائی۔ پاکستان کی قوانین کو اسلامی بنیادوں پر تیار کرنے اور غیر اسلامی شقوں کو دور کرنے کے لیے ضیاء الحق کی دعوت اور دوستوں کے کہنے پر جج کا عہدہ قبول کیا۔

"جون 1981ء میں وفاقی شریعت کورٹ پاکستان کے جج مقرر ہوئے۔ ایک سال تین ماہ وفاقی شریعت کورٹ میں خدمات انجام دینے کے بعد مورخہ 7اکتوبر 1982ء کو سپریم کورٹ کے شریعت اپیلٹ بینچ کے جسٹس تعینات ہوئے۔ اور تاوصال اسی منصبِ جلیلہ پر فائز رہے۔"(١٨)

اس عظیم منصب پر تقریباً17 سال سائز رہے۔ اس دوران کیے جانے والے فیصلوں میں پیر محمد کرم شاہ نے دیگر دلائل کے ساتھ ساتھ دیگر علماء سے بھی مشوروں کو بہتر سمجھا۔ اس عرصہ میں آپ نے کتنے فیصلے فرمائے اور ان کی نوعیت کیا تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے قاضی عبدالقدیر قذافی رقم طراز ہیں۔

"فاضل جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری کے 1981ء تا 1998ء تک کے PLD SC AND FSc میں مطبوعہ فیصلوں کی تعداد 80 کے قریب بنتی ہی۔ جن میں قذف، لعان، شراب نوشی، زنا، ڈکیتی، سرقہ، رجم، موشن پکچرز آرڈیننس، موٹروہیکل رولز، اغواء، طلاق،

"شفعہ، عدت، اعانت، Death gratuity، ضمانت، وراثت، حقوق آسائش کا تعین، قابل ارث مال، قصاص و دیت، سرکاری ملازمین کی ترقی و تنزلی، مزارعین کے حقوق، نسب، ثبوتِ نسب، شخصی ملکیت کی سرکاری تحویل، ٹیکس وز کوۃ ٹیکس کی کٹوتی، تماثیل و تصاویر کی شرعی حیثیت جیسے اہم فیصلوں نے عدلیہ کی تاریخ میں اہم باب کا اضافہ کیا ہے۔"[۱۹]

پیر محمد کرم شاہ نے ان فیصلوں اور علمی مقالات کی بدولت اہم موضوعات پر سیر حاصل گفتگو فرمائی ہے آپ کے یہ مقالات ضیاے حرم میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ دیگر ازیں ہمدرد، دارالمال اسلامی کے جلسوں اور مجالس میں قرآن، اسلامی نظام کی اہمیت اور بلا سود بنکاری نظام کے لیے بے نظیر آرا سے مستفید کیا۔ تمام مسلمانوں اور خصوصاً پاکستان کے مسلمانوں کے پیش نظر شرعی و غیر شرعی مسائل کے حل میں پیر محمد کرم شاہ صاحب کی عدالتی خدمات، فقہی تحریریں سود مند ثابت ہوئی ہیں۔ پیر محمد کرم شاہ کی فقہی بصیرت، فہم و فراست، عقل و دانش اصلاح مسلمانان اور روز مرہ کے جدید مسائل کے حل کے مشعل راہ ہیں۔

انداز تحریر:

پیر محمد کرم شاہ کو رب العزت نے بڑی فصاحت و بلاغت سے نوازا ہوا تھا انہیں تحریر پر مکمل عبور اور اپنی بات کو بہت عمدگی سے واضح کرنے میں مکمل دسترس حاصل تھی۔ آپ کی تحریروں کو پڑھنے سے آپ کی بات با آسانی سمجھ میں آجاتی اور اس پر عمل درآمد میں آسانی ہوتی تھی۔ آپ کی تحریریں پڑھنے والوں کو حقائق سے روشناس کرواکر، حقیقت سے آگاہی اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر غور و فکر و عملی محاسبہ کی دعوت دیتی ہیں۔ جیسے سورۃ لقمان کی آیت نمبر 6 میں "عذابِ مہین" کی تشریح میں معاشرتی اور اخلاقی اقدار کی ناگفتہ بہ حالت اور حکمرانوں کی کوتاہی کو بیان کرکے فرماتے ہیں۔

"یہ سوچ کر دل کانپ جاتا ہے کہ کہیں ہم اپنے آپ کو عذاب مہین کے لیے تو تیار نہیں کر رہے۔"[۲۰]

جس طرح تفسیر کلام پاک میں علمی محاسبہ اور حالات کو بیان کرکے ان پر غور و فکر کرنے کو کہا گیا ہے اسی طرح ضیاء النبی ﷺ کا ایک ایک لفظ عشق رسول ﷺ سے معطر اور روشن نظر آتا ہے۔ جو کہ مسلمانوں کے دلوں کو سیرت رسول ﷺ کی حسین جگہوں کی سیر کروانے اور آپ ﷺ کی محبت کو اپنی زندگیوں میں بسنے کی دعوت دیتا ہے۔ آپ کا بیان کرنے، الفاظ کے چناؤ، جملوں کی ترتیب اور تسلسل پڑھنے والے پر جذب طاری کر دیتا ہے۔ اور آپ کے انداز تحریر میں ایک عجز و انکساری کا پہلو روز روشن کی طرح سے عیاں ہے جو کہ آپ کی تحریر کی نمایاں خصوصیات میں سے ایک ہے۔ جیسے کہ آپ نے ضیاء النبی ﷺ کے ابتداء میں فرمایا "ایک مفلس و کنگال منگتا، خالی جھولی لے کر تیرے حسن و جمال کی خیرات لینے کے لیے حاضر ہے۔ اپنے اس حقیر غلام کے دامن تہی کو اپنے سچے عشق اور پکی غلامی کی نعمت سے بھر دے۔"[۲۱] دیگر آپ کی تمام تر تحروں کے اختتام میں اپنے لیے عجز و انکساری کے الفاظ، العبد المسکین، خادم العمائ، فقیر وغیرہ تحریر فرماتے۔ آپ نے اپنی تحریروں میں بڑی شائستگی سے جدید دور کے روز مرّہ کے مسائل پر تبصرہ فرمایا اور ان کا حل بھی فرمایا۔ آپ کا انداز تحریر سادگی سے بھرپور اور پڑھنے والے کی بھرپور انداز میں اصل مقصد کی طرف رہنمائی فرماتا ہے۔ جیسے دسمبر 1970ء ماہ ربیع الاوّل کے سر دلبراں میں ارض پاک کے حصول کے مقصد اور اسلامی نظام کے بجائے دیگر نظام حیات و معیشت کو بنظر استحسان دیکھنا اور قبولیت کے درجہ سے نوازنا اور اخلاقی اقدار کو بیان کرکے ایک اہم بات کی جانب توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

"جب کوئی قوم اپنے ماضی سے بدگمان ہو جائے جب اسے اپنا تمدن اور ثقافت، فرسودہ اور قابل نفرت دکھائی دینے لگے دوسروں کی تقلید کو موجب عزت وافتخار سمجھا جانے لگے۔ جب زندگی کے مختلف شعبوں میں سے کسی کے متعلق بھی اس کے پاس کوئی ٹھوس پروگرام نہ ہو تو وہ قوم اپنی انفرادیت کھودیتی ہے۔ اور اس کے قومی اتحاد کو پارہ پارہ ہونے سے نہیں بچایا جاسکتا۔"(۲۲)

آپ نے نہایت احسن انداز بیان کے ذریعے حقائق کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مستقبل سے آگاہ فرمایا ہے۔

تعلیمی خدمات:

پیر محمد کرم شاہ جامعہ ازہر سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد وطن پہنچے تو چند سال والد گرامی کے خدمت میں مصروف عمل رہے۔ تعلیم اور درس کے میدان میں لوگوں کو دارالعلوم کی نشاۃ ثانیہ کے ذریعے دور جدید اور پرانے علوم سے مزین ایک نیا نصاب لوگوں کے سامنے رکھا۔ اسلامی تعلیمات کو عام کرنے اور نشرواشاعت کی مشکلات کے پیش نظر ایک نیا ادارہ "ضیاء القرآن پبلی کیشنز" لاہور کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس نے بہترین اور اہم کتب کو اشاعت کے علاوہ دیگر کتب کے تراجم کو عوام کو پیش کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

غیر اسلامی افکار کا رد اور صحافتی میدان میں عوام کی رہنماءی کے لیے ماہنامہ "ضیاءے حرم "کو شروع کیا گیا۔ اسلامی اقدار کو تعارف کروانے کی خاطر اور پاکستانی قوانین کو اسلام کے مطابق بنانے کی خاطر مسند قضاء پر جلوہ افروز ہوءے۔ اس کے علاوہ آپ نے قوم کو جن اہم شعبہ جات میں رہنماءی فرماءی ان کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

1971ء سے 1989ء تک رویت ہلال کمیٹی کے ممبر رہے۔ 1981ء سے 1986ء تک چیرمین رویت ہلال کمیٹی رہے۔ 1986ء سے 1992ء تک قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کی سنڈیکیٹ کے ممبر رہے۔ 1981ء سے 1994ء تک دارالمال اسلامی کے سپروایزری بورڈ کے ممبر رہے۔ 1986ء میں ہجرہ کمیٹی کے رُکن رہے۔ 1964ء سے 1968ء تک اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے ممبر رہے۔

5۔ فتنہ افکار حدیث اور مرزایت کا تعاقب:

پیر محمد کرم شاہ نے بذریعہ تحریر و تقریر اس دور میں پیش آنے والے باطل فرقوں کا مکمل طور پر رد فرمایا۔ اور علمی و عملی محاسبہ فرمایا۔ ان فتنوں میں سے ایک فتنہ انکار حدیث تھا۔ اس فتنہ کا بانی غلام احمد پرویز تھا یہ لوگ اپنے آپ کو اہل قرآن کہتے اور مختلف اعتراضات لگا کر حدیث کی حجیت کا سرے سے انکار کرتے تھے۔ چنانچہ اس فتنہ سے نمٹنے کی خاطر پیر محمد کرم شاہ نے "سنت خیر الانام" تحریر فرمائی۔ یہ کتاب اپنے موضوع کے حساب سے ایک مکمل کتاب سمجھی جاتی ہے۔ اسی طرح فتنہ مرزائیت کے خلاف ایک مکمل تحریر ""فتنہ ختم نبوت" موجود ہے۔ نیز "ضیاءے حرم" کے ادارے کے سر دلبراں اور مختلف جگہوں پر آپ تمام زندگی اس فتنہ کا رد فرماتے رہے۔

6۔ بطور مربی ورُوحانی پیشوا:

پیر محمد کرم کا تعلق سلسلہ چشتیہ سے تھا آپ حضرت شیخ الاسلام قمر الدین سیالوی کے مرید ہوءے اور ان سے خلافت حاصل کی۔ آپ اپنے شیخ کا بڑا احترام کرتے تھے۔ گل محمد فیضی لکھتے ہیں۔

"آپ کو اپنے شیخ سے بڑی عقیدت اور حد درجہ محبت تھی"(۲۳)

ان کی عرض داشتوں میں پند و نصائح اور خطبات سے عشق رسول چھلکتا تھا آپ اپنے حلقہ احباب کو ذکر اللہ اور رضاء الٰہی کو حاصل کرنے کی تلقین فرماتے۔ نیک اور اچھے کاموں پر حوصلہ افزاءی، عجز و انکساری اور اتحاد و اتفاق کی تلقین فرماتے۔ آپ کی طبیعت بے حد سادہ تھی حبیب اللہ چشتی لکھتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ نے بڑی شگفتہ، نفیس، شاءستہ طبیعت عطا فرماءی تھی ہر ملنے والے سے اتنے خلوص سے ملتے کہ وہ آپ کا ہی ہو کر رہ جاتا۔"(۲۴)

انھوں نے بیعت کی حقیقت پر پیان سر فروشی تحریر فرمایا جس کے بارے میں غلام مصطفیٰ القادری لکھتے ہیں:

"یہ رسالہ بیعت کی شرعی حیثیت، اہمیت و ضرورت، علمی و فکری مرقع ہے جو کہ آپ نے جامعہ الازہر میں قیام کے دوران لکھا"(۲۵)

الحاصل پیر محمد کرم شاہ نے قرآن پاک کی تفسیر، نبی کریم ﷺ کی سیرت مطہرہ کے ذریعے امت مسلمہ کو اتحاد و اتفاق کی دعوت دی۔ مسلمانوں کو عشقِ مصطفیٰ کے حصول اور اُسوہ سرور دوعالم کو اپنانے کی تلقین فرمائی ہے۔ مسلمانوں کے خلاف دینی نظریات کے خلاف اقدامات کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ تعلیمی طبقاتی فرق کے اختتام کے لیے نئے اور پرانے علم کی خوبیوں سے مزین نصاب تعلیم بنانا ان کا انقلابی قدم تھا۔ مزید یہ کہ آپ نے ہمیشہ لوگوں سے شفقت و نرمی کے ساتھ ان کے احوال ظاہرہ کے ساتھ ساتھ باطنی احوال کی اصلاح بھی فرمائی۔

پیر محمد کرم شاہ ایک ہمہ جہد عالم، فقیہ اور اعلیٰ پائے کے متعلم و محدث اور عقل مند شخصیت ہونے کے علاوہ کتب بھی تحریر فرمائی۔ انھوں نے اس میدان میں انہوں نے بے پناہ کارنامے سر انجام دیے۔ جن کا کوئی ثانی نہیں۔ پیر محمد کرم شاہ نے تفسیر قرآن کریم، سیرت سرور دوعالمؐ، دفاع احادیث نبویؐ اور اشاعت اسلام جیسے اہم کارنامہائے سر انجام دیتے ہوئے بے پناہ شاہکار چھوڑے ہیں۔ جو عالم اسلام اور جدید دنیا کے لیے شاہکار ہیں۔ اور رہتی دنیا ان سے استفادہ کرتے رہیں گے

پیر محمد کرم شاہ کے قلم یا تقریر سے جو کتب سامنے آئی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

تعارف تفسیر ضیاُالقرآن:

آسمانی کتب میں قرآن کریم واحد ایسی کتاب ہے جو اپنے نزول سے لیکر آج تک تمام دنیا کی توجہ حاصل کرتی رہی ہے۔ ہر زمانہ کے ذی علم حضرات نے مختلف زبان میں اس وضاحت و تفسیر بیان فرمائی ہیں۔ دوسری زبانوں کی طرح اردو میں بھی کلام الہٰی کے تراجم اور تفاسیر کی گئی ہیں۔ اردو تفاسیر میں تفسیر "ضیاُالقرآن" کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ یہ تفسیر ۲۰ویں صدی عیسوی کے نصف آخر میں منظر عام پر آئی۔ مصنف نے کلام پاک کی تفسیر کا آغاز بروز شنبہ یکم رمضان المبارک 1379ھ بمطابق 29 فروری 1960ء کو کیا اور رب کریم کے فضل و توفیق سے تفسیر کی تکمیل بروز جمعرات 29 رمضان المبارک 1399ھ بمطابق 23 اگست 1979ء میں تقریباً 20 سال میں ہوئی۔

تفسیر "ضیاء القرآن" ۵ جلدوں اور 3580 صفحات پر مشتمل نہایت ہی حسین ہے۔ جس میں پرانے اور نئے رجحانات کا عکس پیش کرنے کے علاوہ مستند اقوال اور سابقہ مفسرین کی آراء اور اقوال کا ذکر کرنے پر اکتفا و انحصار کیا گیاہے۔ تفسیر ضیاء القرآن اردو زبان میں تفسیر بالمنقول کی سب سے عمدہ مثال ہے۔

کتاب کے آغاز میں "ضیاء القرآن" کے نام سے موسوم مقدمہ میں مصنف کے بیان کردہ منہج واُسلوب کے مطابق دوران تفسیر پیر محمد کرم شاہ نے سورۃ کے آغاز میں سورۃ کے مضامین نزول کا وقت، شان نزول، سورہ کے مکی اور مدنی ہونے آیات ورکوعات کی

تعداد اور سورۃ کے اغراض مقاصد کے بارے میں پیش کیا۔ دور جدید کے مطابق امور شریعہ (عبادات، معاشیات اور نظام اخلاق وغیرہ)سے متعلقہ قرآنی آیات پر کلام فرمایا۔ لغوی، صرفی اور نحو مشکلات کا حل سابقہ مفسرین کی آراء کی روشنی میں ذکر کیا ہے۔ ملت اسلامیہ میں اتحادواتفاق کو فروغ دینے کے لیے مختلف فیہ مسائل کا بیان۔

یہ انداز پیر محمد کرم شاہ نے اپنی تمام تر تفاسیر میں رکھا ہے۔ اور واقعات کو میانہ روی سے بیان فرمایا۔ آپ نے اس انداز کو تفسیر کے شروع سے ہی اپنایا۔ جیسے سورۃ الفاتحہ کی آیت "ایاک نعبد وایاک نستعین" کی وضاحت اور سورۃ آل عمران کی ابتداء میں حکماً اور تشابہً کی وضاحت میں بھی اعتدال کا انداز کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے تفسیر کے واقعات میں تحریر کنندہ کی محنت، مطالعہ کی کشادگی کا علم ہوتا ہے۔ کہ واقعات کی وضاحت وتفصیلات کے درمیان تحریر کنندہ نے تحقیق کے تمام تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے نصیحتوں کا سا انداز اپنایا ہے جس سے اس کے منفعت بخش ہونے علم ہوتا ہے۔ اور واقعات کی مزید وضاحت کے لیے نقشہ جات بھی دیئے گئے ہیں۔ جیسے غزوہ اُحد کے بارے مکمل آگاہی کے لئے جلد اول صفحہ 286 پر نقشہ دیا گیا ہے۔

نئے دور میں پیش آنے والے حقیقت کے خلاف فرقوں کے خلاف اور مختلف اوقات ان کے عقائد وفکر کا رد بھی فرمایا۔ جیسے سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 40 کے ذیل میں فتنہ مرزائیت (مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تھا) کا مفصلاً ذکر فرمایا ہے۔

عقائد اہل سنت والجماعت کو موثر طریقہ سے ثابت فرمایا اور غیر اسلامی عقیدوں کا رد فرمایا۔ جیسے سورۃ النجم کی آیت ”وان لیس لانسان الاما سعیٰ“ کی تفسیر میں معتزلہ کے عقیدہ (انسان کو دوسرں کے اعمال کوئی فائدہ نہیں دیتے) کا رد کرکے اہل سنت و الجماعت کے عقیدہ کی تفصیل آیات قرآنیہ، احادیث اور اقوال کے ذریعہ سے فرمائی۔

فارسی، عربی اور اردو اشعار سے عبارت کو مزین کرنے کے ساتھ ساتھ عربی کی عبارت کو نہایت احسن طور سے درست مقام پر استعمال فرمایا۔ جس نے کلام میں ایک نیا رنگ پیدا فرمایا۔ جیسے سورۃ الانبیاء کی آیت نمبر 107 اور حاشیہ نمبر 79 میں نبی کریم ﷺ کی رحمت اور برکات کا ذکر کرکے شاعر مشرق علامہ اقبال کا ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ترجمان حقیقت شاعر مشرق نے کیا خوب کہا ہے:

تیری نگاہ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقل غیاب و جستجو ، عشق حضور و اضطراب
شوکت سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمود
فقر جنید و بایزید تیرا جمال بے نقاب
(۲۵)

درج بالا اشعار کے ذریعے آپؐ کی رحمت اور برکت کے فیض عام کی ترجمانی بہت احسن انداز فرمائی۔ تفسیر ضیاء القرآن "تفسیر بالمنقول کا عظیم شاہکار ہے۔ دیگر اردو تفاسیر کی بہ نسبت ضیاء القرآن " میں الفاظ کی صرفی، نحوی اور لغوی تحقیق پر خاص زور دیا گیا ہے۔

اختلافی مسائل پر نہایت اعتدالانہ حرف زنی فرمائی گئی ہے۔ اتحاد و اتفاق کی راہ استوار کی گئی ہے اور واقعات کو سمجھانے کے لیے نقشہ جات کا استعمال فرمایا۔ اور اس دور کے درپیش مسائل کے حل اور معاشی و معاشرتی مسائل پر نہایت مدابرانہ گفتگو فرمائی۔

تعارف ضیاء النبی:

قرآن کریم کے بعد ہر زبان میں سیرت نبی کریم ﷺ کو موضوع سُخن بنایا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ اردو میں سیرت طیبہ پر بے شمار کتب تحریر فرمائی گئیں۔ الفضول، آپ ﷺ کے والدین کے مسلک کے متعلق بیان جلد اوّل میں، مدینہ منورہ کی فضیلت و اہمیت، صدیق اکبر کی شان، مواخات اور اسلامی ریاست کے بننے اور یہود کی معاندانہ کوششوں پر تحریر فرمایا ہے۔

جلد پنجم میں آپ ﷺ کے فضائل و کمالات کو پہلے قرآنی آیات سے پھر حدیث نبویؐ سے بیان فرمایا کہ آپ ﷺ کے اخلاق، معاشرتی زندگی کے آداب، معجزات نبوی ﷺ اور آپ ﷺ پر درود سلام کے فضائل پر سیر حاصل کلام فرمایا ہے۔

جلد ششم اور ہفتم مستشرقین کے اعتراضات کے اختلاف اور ان کے جوابات موجود ہیں۔ اعتراضات اور ان کے جواب کا ذکر کرنے قبل تحریک استقراق اور ان کے اغراض و مقاصد پر جامع کلام فرمایا۔

جلد ششم میں قرآن کریم پر ہونے والے اعتراضات کا، جلد ہفتم میں حدیث مبارکہ اور آپ ﷺ کی ذات پر اٹھنے والے اعتراضات کا رد نہایت کامل فہمی سے دیئے ہیں۔ اس عظیم کتاب کے لکھنے کی وجہ پیر محمد کرم شاہ الازہری فرماتے ہیں کہ کتاب کو زیر تحریر میں لانے کی وجہ صرف اور صرف ذاتِ نبی کریم ﷺ ہے۔ اور ان پر ہونے والے اعتراضات کا رد اور رحمت عالم ﷺ کے اسوہ حسنہ کی جانب لوگوں کو مائل کرنا ہے۔

ضیاء النبی ﷺ اردو میں تحریر کی گئی سیرت کی کتب میں ایک اونچا مقام رکھتی ہے' مستشرقین کی طرف سے اسلام کے بنیادی ماخذ پر کے گئے اعتراضات کا نہایت تفصیلی، عقلی اور کھلے انداز میں جوابات دیئے ہیں۔ اور ایسے معاملات پر بھی کلام فرمایا ہے جن پر کسی دوسری سیرت کی کتب میں کلام نہیں فرمایا گیا۔ نبی کریم ﷺ کے دور میں رہنے والی اقوام کے معاشی، معاشرتی، مذہبی، ثقافتی اور اخلاقی حالات وواقعات پر بے لاگ تجزیہ کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت کو نہایت محبت، عشق اور دل سوزی سے بیان کیا ہے جس سے سیرت نگار کی سرور دوجہاں ﷺ سے دل لگاؤ کا اظہار ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ کتاب عشق و محبت رسول ﷺ کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر اور آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کا مکمل احاطہ کیے ہوئے ہے۔

سنتِ خیر الانام کا تعارف:

فتنہ انکار حدیث کے رد میں لکھی گئی اس کتاب میں مصنف کا انداز بہت مدللانہ ہے۔ اس کتاب کی تصنیف بڑے مدللانہ انداز میں فرمائی گئی ہے۔ پیر محمد کرم شاہ کی یہ کتاب اسلوب کے حوالے سے بہت بلند مقام رکھتی ہے۔ اس میں منکرین سنت اور معترضین حدیث کے اعتراضات، شکوک و شبہات کو مکمل طور پر دور فرمایا گیا ہے۔ اور یہ کتاب ایک ادبی شاہکار ہے، سرورق کے مطابق۔

فتنہ انکار سنت پر تحصیلی و تنقیدی نظر، منکرین سنت حضرات کی غلط فہمیوں کا ازالہ، شہادت کا رد اور اعتراضات کا جواب، قرآن و سنت کا باہمی ربط۔ اتباع سنت کے عقلی و نقلی دلائل، تدوین حدیث کی تاریخ اور محدثین کرام کے احوال جیسے اہم موضاعات و عنوانات پر مشتمل ہے۔

288 صفحات پر مشتمل یہ کتاب شیخ الاسلام حضرت قمر الدین سیالوی کے پیش لفظ، آغاز سخن کے نام سے مزین مقدمہ، دیباچہ اور چار ابواب پر مشتمل ہے۔ دیباچہ منکرین کے تعارف، ان کے مقاصد اور حوالہ جات، تکمیل مقاصد اور ان تحریکوں کے خلاف مسلمانوں کو قلمی جہاد کی دعوت دے کر تحریر فرماتے ہیں۔

"میں نے اپنی استعداد کے مطابق یہ سعی کی ہے کہ ان شکوک و شبہات کا تسلی بخش جواب دیا جائے، جو منکرینِ سنت کی طرف سے نہایت شدومد سے پیش کیے جا رہے ہیں۔"(۲۶)

تحریر کنندہ نے پہلے باب میں منکرین کی کوششوں کا انکار، اتباد، لفظ حکمت کی لغوی تحقیق، سنت سے ہی قرآنی احکام پر عمل ممکن ہونے کی چند مثالیں دی ہیں جس سے پڑھنے والے پر یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ قرآن و حدیث میں ربط، تفصیل اور مفسر، تفسیر جیسی ہے۔

دوسرا باب چار حصوں پر مشتمل ہے جس میں روایت حدیث اور تدوین حدیث کی تاریخ ذکر فرمایا گیا ہے۔ اور ہر دور کی چند شخصیات کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔

تیسرے باب میں سنت اور اس کی تشریح، اہمیت، اصول حدیث اور اصول فقہ کے قوانین واضح کر کے سنت اور اس کی اقسام پر مدلل گفتگو فرمائی گئی ہے۔

چوتھے باب میں ان احادیث مبارکہ کو زیر بحث لایا گیا ہے جن کے متون پر منکرین حدیث نے اعتراض کیا۔ اس باب میں ان احادیث کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ان کے اعتراضات کی روح کو بیان کیا گیا ہے۔

شرح قصیدہ اطیب النغم کا تعارف:

پیر محمد کرم شاہ نے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی کتاب قصیدہ الطیب النغم فی مدح العرب و العجم کا اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ جو کہ عربی اشعار اور فارسی شرح پر مشتمل ہے۔ کتاب کے شروع میں حضرت شاہ ولی اللہ کی سیرت پر گفتگو فرمائی۔ بعد ازاں قصیدہ کی تشریح فرمائی۔ جس میں تحریر کنندہ نے سب سے پہلے عربی شعر اور اس کی فارسی کو نقل فرمایا۔ اور اس کے بعد شعر کے مشکل الفاظ کا ترجمہ و تشریح بیان کی۔ ان قصائد کو حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف حصوں میں تحریر فرمایا جن میں آپ ﷺ مناقب اور دلائل کے علاوہ مختلف پہلوؤں کی جانب اشارہ کیا۔ پیر محمد کرم شاہ قصائد کی اہمیت کی جانب متوجہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"اطیب النغم ادب عربی کا ایک شاہکار ہے فصاحت و بلاغت کا ایک حسین مرقع ہے۔ اور اس کی فارسی شرح اسرار و معانی کا ایک خزینہ ہے۔ میری تو تجویز یہ ہے کہ ان پاکیزہ قصائد کو عربی مدارس کے نصاب میں شامل کیا جائے۔"(۲۷)

مجموعہ وظائف معہ دلائل الخیرات کا تعارف:

ابو عبد اللہ محمد سلیمان الجزولی کی تالیف "دلائل الخیرات" کا ترجمہ پیر محمد کرم شاہ نے رمضان المبارک 1405ھ بمطابق جون 1985ء کو تحریر فرمایا۔ کتاب کے سرورق کے مطابق مجموعہ وظائف مع دلائل الخیرات ترجمہ و اضافات پر مشتمل ہے اس مجموعہ کی ضخامت 444 صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ آٹھ منزلوں پر مشتمل ہے اس کے علاوہ پیر محمد کرم شاہ نے سلسلہ چشتیہ کے وظائف و دعاؤں کا ذکر فرمایا ہے۔ پیر محمد کرم شاہ لکھتے ہیں۔

”کہ یہ مجموعہ وظائف جو قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے یہ مترجم ہے اور یہ کوشش کی گئی ہے کہ اس کو پڑھتے ہوئے قاری کو وہی کیف و سرور آئے جو اصل متن پڑھنے سے اہل علم کو نصیب ہوتا ہے۔“[۲۸]

اس مجموعہ میں ترجمہ کے علاوہ قارئین کے لیے ”حصن حصین“ سے ایسی چند دعائیں نقل کی ہیں جو نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو تلقین فرمائیں۔ نیز مجموعہ میں سلسلہ چشتیہ کے بعض بزرگوں کے حالات بھی شامل کیے گئے ہیں۔

تعارف مقالات ضیاء الامت:

پیر محمد کرم شاہ الازہری کے ان تحریرات کا مجموعہ ہے جن کو اُنھوں نے مختلف کانفرنسوں میں یا جلسوں میں کیں مقالات ضیاء الامت 2 جلد اور 34 مقالات پر مشتمل ہے جس کا پہلا مقالہ پیر محمد کرم شاہ کی حیات مبارکہ پر پروفیسر حافظ احمد بخش نے قلمزن کیا اور بقیہ مقالات کو بھی حافظ احمد بخش کا ترتیب شدہ ہے۔ موضوعات کے حوالے سے کتاب 5 حصوں میں منقسم ہو سکتی ہے۔ اسلام اور متعلقات اسلام پر لکھے گئے مقالات: قرآن ایک کتاب اسلام دین فطرت، عدل و انصاف قرآن پاک کی روشنی میں۔